السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ جھوٹی قسم اٹھا کرنا حق اور بے گناہ آدمیوں کو مجرم بنائے جن کی سزا موت ہے اور 25ہزار روپے لے کر سچی بات کہے اور اس کی اس حرکت کے باعث دیہات کے لوگ دھڑوں میں تقسیم ہو جائیں شر پیدا کرے کیا ایسا امام مسجد امامت کے قابل ہے اور اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صفات کے حامل شخص کو فوراً امامت سے معزول کر دینا چاہیے دار قطنی میں حدیث «اجعلوا ائمتکم خیارکم» یعنی "امام بہتر لوگوں کو بنایا کرو۔

اسی طرح "مشکوۃ المصابیح "میں حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبلہ کی طرف تھوکنے پر امامت سے معزول کر دیا تھا۔ مرقوم وجوہات کی بناء پر مذکورہ شخص بہت بڑا مجرم ہے اس کو فی الفور مصلائے امامت سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر وہ زبردستی مصلائے امامت سے چمٹا رہے اور منقدی ہٹانے پر۔ زور دے رہے ہوں۔ تو اس صورت میں مقتدی مجرم نہیں اور نہ ہی ان کی نمازیں کوئی خلل آئے گا ان شاء اللہ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص805

محدث فتویٰ